سوال

(151) سنت مطہرہ میں کیفیت وضوء

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وضوء میں مسنون دعائیں کتنی ہیں؟ کیا ہر عضو دھونے کی کوئی خاص مسنون دعا ہے جسطرح بعض متاءخرین ذکر کرتے ہیں؟ اخوکم: ابو مسلم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس باب میں صحیح احادیث سے ثابت شدہ دعایئں تین ہیں:

اول: وضو کے شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس کا وضو نہیں اسکی نماز نہیں اور جس نے اللہ کا نام ذکر نہیں کیا اسکا کوئی وضو نہیں"

(ابوداؤد/15) ترمذی (10/1) ابن ماجہ (1رقم391) ترغیب منذری (164/1) طبرانی، حاکم، امام حاکم نے اسے صحیح الاسناد کہا۔

رباح بن عبد الرحمٰن بن ابی سفیان بن حویطب سے روایت ہے، وہ اپنی دادی سے اور وہ اپنے والد سے روایت کرتی ہیں وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "جس نے اللہ کا نام نہ لیا، اسکا کوئی وضو نہیں ہوا"۔

(10/1:) ترمذی) لفظ اسی کے ہیں، ابن ماجہ، بیہقی (43/1)

امام ترمذی کہتے ہیں کہ امام محمد بن اسماعیل البخاری نے کہا: "اس باب میں سب سے اچھی حدیث رباح کی یہ حدیث ہے"۔

منذری کہتے ہیں کہ اس باب میں احادیث بکثرت ہیں لیکن کوئی بھی اعتراض سے سلامت نہیں۔ حسن، اسحاق بن راھویہ اور اھل ظاہر کا مذہب ہے کہ وضوء میں بسم اللہ کا پڑھنا فرض ھے۔ یہاں تک کہ اگر کسی نے عمداً ترک کردیا تو وضوء دوبارہ کرے گا۔ امام احمد سے بھی ایک روایت اسی طرح ہے۔ اسمیں کوئی شک نہیں کہ اس باب میں وارد ہونے والی احادیث اگرچہ اعتراض سے سلامت نہیں ہیں۔ کثرت طرق سے تائید پاکر قوی ہوجاتی ہیں۔

لہذا اسکی سند حسن ہوجاتی ہے۔

منذری نے (361/1) میں امام ابی بکر بن ابی شیبہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں : "یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے : "وضوء سے پہلے جو بسم اللہ نہ کہے اسکا وضوء نہیں ہوتا"۔

تسمیہ کے الفاظ اسی باب میں ان شاء اللہ ذکر ہونگے۔

حنفیہ میں امام ابن الہام نے فتح القدیر (20/1) میں دقیق تحقیق کے ساتھ وضوء کے شروع میں بسم اللہ کا وجوب ذکر کیا ہے۔

دوم : وضوء سے فارغ ہونے کے بعد : أشھد أن لا إلہ إلاَّ اللہ وحدہ لا شریک لہ وأشھد أن محمداً عبدہ ورسولہ "

سیدنا عمر بن الخطابؓ سے مرفوعا روایت ہے، تم میں سے کوئی وضوء کرتا ہے اور مکمل وضوء کرتا ہے پھر کہتا ہے، "أشھد أن لا الہ إلاَّ اللہ وأن محمداً عبدہ ورسولہ "مگر اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں جس میں سے وہ چاہے داخل ہوجائے "۔(مسلم 22/1) المشکاۃ (39/1))

مسلمان کیلئے اس دعا کا لحاظ رکھنا چاہئے کیونکہ اسکی بہت بڑی فضیلت ہے۔ ترمذی میں اس دعا میں مزید یہ لفظ بھی بیان ہوئے ہیں : " اللھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطھرین "اور اسے ضعیف کہا ہے۔ (18/1)

لیکن ثوبان کی حدیث سے اسکے شواہد ھیں جیسے کہ ارواء الغلیل (135/1)، عمل الیوم واللیلہ لابن السنی رقم (30) میں ہے تو حدیث صحیح ہوگی۔ والحمد اللہ۔

سوم : وضوء سے فارغ ہوکر کہے : " سبحانک اللھم وبحمدک أشھد أن لا الہ إلا أنت أستغفرک وأتوب إلیک "

(عمل الیوم واللیلہ للنسائی : /43رقم : ،81 الحاکم (564/1) الصحیحہ (438/5) رقم (2233)

اور اسکی سند شرط مسلم کے موافق ہے اور ایک روایت میں ہے : اللہ تعالی اس پر مہر لگا کر اٹھالیتے ہیں اور عرش کے نیچے محفوظ کرلیتے ہیں، یہ مہر قیامت تک نہیں ٹوٹتی۔

صحیح احادیث سے یہ اذکار ثابت ہیں۔

اور وہ روایت جو ابن السنی نے برقم (28) باب الدعاء بین ظھرائی الوضوء) میں اور امام نسائی نے عمل الیوم والیلۃ برقم (80) نقل کی ہے کہ ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا آپ نے وضوء کیا پھر آپ سے میں نے یہ کہتے ہوئے سنا : [اللھم اغفرلی ذنبی ووسع لی فی داری وبارک لی فی رزقی]

(اے اللہ میرے گناہ معاف فرمادے، میرے گھر میں وسعت فرمادے، میرے رزق میں برکت عطا فرمادے)

تو میں نے کہا اے اللہ کے رسول! میں نے آپ کی فلاں فلاں دعا کرتے ہوئے سنا، تو فرمایا : 'کوئی چیز ترک ہوتی ہے؟ تو یہ حدیث صحیح ہے لیکن وضوء کی قید، ابو مجلز اور ابو موسیٰؓ کے درمیان انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے اور اسے ذکر کرکے محمد بن عبدالاعلیٰ ثقات کی مخالفت کے مرتکب ہوتے ہیں، وہ یہ لفظ ذکر کرتے ہیں : (فتوضا ثم صلیٰ)

اور اسمیں ایک علت اور بھی ہے اور وہ ہے وقف، ابن ابی شیبہ (297/1) بطریق ابو بردہ روایت لاتے ہیں ابو موسی جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا : [اللھم اغفرلی ذنبی ویسرلی امری وبارک لی فی رزقی] اور یہ سند صحیح ہے تو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ یہ نماز کے اذکار میں سے ہے، وضو کے ازکار میں سے نہیں۔

ظاہر یہی ہے کہ یہ دعا صحیح ہے مطلقا وضوء یا نماز کی کوئی قید نہیں جیسے کہ تمام المنۃ ص (92) اور غایۃ المرام ص (85) میں ہے۔

اور اس دعا میں انگلی کا اٹھانا سنت میں بھی کہیں نہیں ہے۔لیکن نظر کا اٹھانا ابو داود(25/1)میں، ابن السنی رقم(31) احمد(151,150/4)داری(148/1)میں ثابت ہے۔ابن عقیلؒ سے روایت ہے اور وہ اپنے چچازاد سے وہ عقبہ بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ مجھے عمر بن الخطابؓ نے کہا وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اچھی طرح وضوء کر کے نظر آسمان کی طرف اٹھا کر کہے: (اشھد ان لا الہ الا اللہ۔الحدیث)۔اسکی سند ضعیف ہے، ابو عقیل کا چچازاد مجہول ہے اور اس زیادت کے ساتھ اکیلا ہے، تو یہ زیادت منکر ہوئی۔کیونکہ اس حدیث کو مسلم، نسائی، ابوداؤد، ترمزی نے روایت کیا ہے۔تو ابوداؤد کے علاوہ کسی کی روایت میں یہ زیادت نہیں ہے۔مراجعہ کریں الارواء(135/1)رقم(96)۔

لیکن حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے التلخیص الجبیر(102/1)میں کہا ہے:

تنبیہ: رافعی کا کہنا "مستقبل القبلة"اس کا ذکر ان احادیث میں نہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا لیکن اسکے لئے اس روایت سے اطمینان ہوتا ہے جو بزاز میں بروایت ثوبان آئی ہے

"جس نے اچھی طرح وضوء کیا اور نظر آسمان کی طرف اٹھائی اور آسمان دعا کا قبلہ ہے"۔

اور پھر سکوت کیا ہے لیکن ہم کشف الاستار اور مجمع الزوائد میں تلاش بسیار کے باوجود ثوبان کی روایت بزاز کی تخریج کے ساتھ نہ پاسکے بلکہ ثوبان کی حدیث ضعیف ہے ہم ابھی ذکر کر چکے ہیں کہ اسمیں مجہول راوی ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

وضوء میں سورۃ القدر کا پڑھنا ثابت نہیں اور نہ ہی مزکورہ دعاؤں کے علاوہ دیگر دعائیں۔اگر کہیں متاخرین نے اسکے علاوہ کسی دعا کا ذکر کیا ہے تو وہ ابتداء ہے کیونکہ مستحب ہونا کسی دعا کا یہ شرعی حکم ہے اور اس کیلیئے شرعی دلیل کی ضرورت ہے۔جو موجود نہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص348

محدث فتویٰ